© rasailojaraid.com

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب عاجزؔ

ہم نے گزر کے دیکھ لیا اپنی جاں سے بھی

دل کو سکوں ملا نہ سکوتِ زباں سے بھی
بے تابیاں نہ مٹ سکیں آہ و فغاں سے بھی

لیتی ہے آنکھ لطفِ جمال و جلالِ دوست
نیرنگیٔ بہار سے جورِ خزاں سے بھی

بھڑکی جو آگ دل میں ترے اشتیاق کی
اک اشک کیا بجھی نہ وہ جوئے رواں سے بھی

اعجاز ہے اُنہی کے یہ حسن و جمال کا
محبوب ہوگئے وہ مجھے میری جاں سے بھی

لے چل دلِ حزیں وہیں لے چل دلِ حزیں
تسکین پا سکے غمِ ہستی جہاں سے بھی

اک اک قدم پہ جس جگہ خطرہ ہو جان کا
لائینگے ہم دوائے محبت وہاں سے بھی

نازاں ہیں لوگ دعویٔ تسخیرِ ماہ پر
آگے گئے ہمارے نبیؐ آسماں سے بھی

ماحول کا اثر بھی ہے۔ اور اے خطیبِ قوم
بگڑی ہے قوم کچھ ترے طرزِ بیاں سے بھی

مسجد سے بھی لگاؤ ہے۔ فلموں سے بھی ہے عشق
آگاہ ہم نہیں رہے سُود و زیاں سے بھی

لوٹا ہوں نامراد ہر اک بارگاہ سے
کیا نا امید جاؤں ترے آستاں سے بھی

دستِ دُعا اُٹھا نہ کوئی آنکھ نم ہوئی
ہم نے گذر کے دیکھ لیا اپنی جاں سے بھی

اس سے نہ چھپ سکیں گی سیہ کاریاں تری
واقف ہے وہ تو دل کے خیالِ نہاں سے بھی

صد حیف تجھ پہ اے دلِ عاجزؔ ہزار حیف
تجھ کو سبق ملا نہ غمِ ناگہاں سے بھی

"جامِ طہور"

© rasailojaraid.com